

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

نظرات

اس شمارے میں اسلامی نظریاتی کونسل کے ممتاز فاضل جناب عبدالمالک عرفانی یمہ کی شرعی حیثیت پر اپنے افکار سے قارئین کو مستفیض کرتے ہیں۔ یمہ عہد حاضر کے ان مسائل میں سے ہے جن کے بارے میں کوئی حکم لگانے سے پہلے مخالف اور موافق دلائل کو قرآن و سنت اور افادات علمائے امت کی روشنی میں اچھی طرح جانچنے اور پرکھنے کی ضرورت ہے۔ فاضل مضمون نگار نے اپنے نقطہ نظر کو عقلی و نقلی دلائل سے مستحکم کرنے کی پوری کوشش کی ہے۔ تاہم ضروری نہیں کہ انہوں نے جو نتائج اخذ کیے ہیں ان سے کلیۃً اتفاق کیا جا سکے۔ مسائل جدید ہوں یا قدیم، اصل شنی منشائے شریعت کو سمجھنے اور مقتضائے شریعت کو پورا کرنے کی مخلصانہ اور دیانت دارانہ کوشش ہے۔ اس کوشش میں انسان نیک نیتی کے ساتھ اگر غلطی بھی کر جائے تو مضائقہ نہیں۔ آنحضورؐ کا یہ ارشاد گرامی حدیث کی تقریباً ہر کتاب میں مذکور ہے کہ ”اگر حاکم فیصلہ کرتے وقت اجتہاد سے کام لے اور صحیح فیصلہ کرے تو وہ دو اجر کا مستحق ہے اور اگر فیصلہ کرتے وقت اجتہاد سے کام لے اور غلط فیصلہ کرے تو ایک اجر کا مستحق ہے۔“

اس شمارے کا دوسرا مضمون ادارے کے فاضل محقق ڈاکٹر ضیاء الحق کا ہے۔ ڈاکٹر صاحب معاشیات کے متخصص ہیں اور ان کی تصنیف Landlord and peasant in Early Islam اسلامی معاشیات کے طالب علموں میں خاصی شہرت رکھتی ہے۔ اس دفعہ انہوں نے نبی اکرمؐ کے اخلاق حسنہ پر قلم اٹھایا ہے۔ یہ ایک وسیع موضوع ہے۔ لیکن بالفعل انہوں نے اپنی توجہ جس نقطے پر مرکوز رکھتی ہے اس سے بھی ان کے تخصص کی جھلک صاف عیاں ہے۔ ظاہر ہے

کہ اس محدود جائزے سے اخلاق نبوی کی وہ جامع تصویر نہیں ابھر سکتی جو نبی اکرمؐ کے اسوہ حسنہ کا مابہ الامتیاز ہے۔

اس شمارے کا تیسرا مضمون ادارے کے رفیق سید فضل احمد شمس کا ہے۔ اسکی پہلی قسط جنوری کے فکرونظر میں شائع ہو چکی ہے۔ جس میں انہوں نے ہجرت نبوی کے تاریخ ساز واقعہ کی جزئیات پر اپنے مخصوص زاویے سے نظر ڈالی ہے۔ اب وہ اس واقعے سے متعلق اختلافی روایات کا جائزہ واقعاتی ترتیب۔ اور تعیین زمانی و مکانی کے تناظر میں لے رہے ہیں۔ فاضل مقالہ نگار نے مواد کی فراہمی میں جو کاوش کی ہے اور جمع و ترتیب میں جس سلیقے سے کام لیا ہے وہ محتاج تبصرہ نہیں۔

جنوری کا شمارہ آپ کی نظر سے گذرا ہو گا۔ رسالے کو صوری و معنوی محاسن سے آراستہ کرنے اور اسکا علمی و تحقیقی معیار بلند سے بلند تر کرنے کی جہد مسلسل ہمارے عزم کا عنوان ہے۔ ادارے کی جدید خودکار مشینوں پر دیدہ زیب نسخ طباعت، بہتر آفست کاغذ، اور علمی رسائل سے تطابق رکھنے والا رخسارہ رسالے کے ظاہری حسن میں اضافہ کا باعث ہو گا۔ ماہانہ اشاعت میں باقاعدگی پیدا کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ نئے مستقر میں منتقلی کے بعد سے مطبع کی کارکردگی معمول پر نہیں آ سکی۔ علمی و تحقیقی رسالوں کے لئے معیاری مقالات کا حصول ایک الگ مسئلہ ہے۔ ہمارے اس فیصلہ کے بعد کہ فکرونظر کو بھی ادارے کے انگریزی و عربی مجلات کی طرح ایک تحقیقی پرچے کی حیثیت دے دی جائے یہ مسئلہ زیادہ گھمبیر ہو گیا ہے۔ اس سلسلے میں ارباب علم و فکر سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

بیسویں مسائل ہیں جو اسلام کو عصر حاضر میں ایک زندہ و متحرک اور عملی ضابطہ حیات کی حیثیت سے پیش کرنے کے متقاضی ہیں اور اس فریضہ کی سرانجام دہی مسلمانوں کے اہل علم طبقہ کے ذمہ خداوند قدوس و کریم اور نبی رحمۃ للعالمین کا قرض ہے۔ نیک نیتی پر مبنی اختلاف رائے کا اختلاف امتی رحمۃ کے مصداق فکروعمل کی راہیں کھولتا ہے اور ادارہ قرآن کریم کی اس دعوت کو جو (افلا تعقلون) اور (افلاتفکرون) کی ندائے ربانی میں مضمر ہے قبول کرنے والوں کا دلی خیر مقدم کرے گا۔

فروری کے پرچے کے ساتھ مارچ کا پرچہ بھی انشاء اللہ اس ماہ کے آخر

تک قارئین کے ہاتھوں میں پہنچ جائے گا۔ جنوری کے شمارہ میں طباعت کی بعض فاش اغلاط رہ گئیں جن کے لئے ہم معذرت خواہ ہیں۔ ہماری کوشش ہو گی کہ آئندہ اس کا اعادہ نہ ہو۔

ادارہ کے ممتاز فاضل اور فکرونظر کے سابق مدیر ڈاکٹر شرف الدین اصلاحی اس ماہ سے فکرونظر کی مجلس ادارت میں شامل ہو رہے ہیں۔ یہ بات بذاتہ ہمارے لئے باعث تقویت ہے۔

(ادارہ)